اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
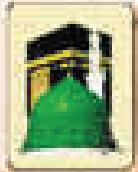
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲٤ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

مولانا عبدُ العلیم صاحب صدیقی میرٹھی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) حاضرِ خدمت تھے انہوں نے **عرض** کی: حضور سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی گئی؟

ارشاد: حدیث میں ارشاد فرمایا:

یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْخَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ — اے جابر بے شک **اللّٰہ** سُبْحَانَہٗ تَعالٰی نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

(کشف الخفاء، ج۱، تحت الحدیث ۸۲٦، ص ۲۳۷)

عرض: حضور میری مُراد دُنیا کی ہر چیز سے پہلے سے ہے۔

ارشاد: ربُّ الْعِزَّت تَبارَكَ وَتَعالٰی نے چار روز میں زمین اور دو دن میں آسمان (بنایا)۔(پ۲٤:السجدۃ۹،تفسیر ابن عباس، سورۂ یونس،تحت الآیۃ۳،ص۲۱۸) یک شنبہ تا چہار شنبہ (یعنی اتوار تا بدھ) زمین، و پنجشنبہ (یعنی جمعرات) تا جمعہ آسمان نیز اس جمعہ میں بَیْنَ العصر والمغرب (یعنی عصر و مغرب کے درمیان) آدم علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو پیدا فرمایا۔

(المستدرك للحاکم،الحدیث ٤٠٥٠،ج۳،ص٤٠٩ ملخصًا)

باطِنی عِلم کا ادنیٰ درجہ

عرض: اَدنیٰ دَرَجہ علمِ باطِن کا کیا ہے؟

ارشاد: حضرت ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ **علم** لایا جسے خواص و عوام سب نے **قبول** کیا۔ دوبارہ سفر کیا اور وہ **علم** لایا جسے خواص نے **قبول** کیا، عوام نے **نہ مانا**۔ سہ بارہ (یعنی تیسری بار) سفر کیا اور وہ **علم** لایا جو خواص و عوام کسی کی **سمجھ** میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے سیرِ اَقدام (یعنی قدموں سے چلنا) مراد نہیں بلکہ سیرِ قلب (یعنی رُوحانی سفر) ہے۔ اِن کے عُلوم کی حالت تو یہ ہے اور **ادنیٰ درجہ** اِن سے اِعتقاد، اِن پر اِعتماد و تسلیم۔ اِرشاد جو سمجھ میں آیا فَبِہا (یعنی ٹھیک) ورنہ

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (پ۳، اٰلِ عمرٰن:۷)

ترجمۂ کنز الایمان: سب ہمارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔